Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۰-۷۵ | اتوار ۱۶ ذیقعدہ ۱۴۱۰ھ ۱۰ احسان ۱۳۶۹ہش ۱۰ جون ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۳۰

اپنے محبوب سے لقاء کا حقیقی طریق

"محض جہد سے جو نظارے دکھائی دیتے ہیں اسے لقاء نہیں کہا جاسکتا لقاء کے لئے اپنے محبوب کا خود جھک کر ہاتھ پکڑنا ضروری ہے۔ ورنہ دُور کے نظارے تو بعض دفعہ دل کی پیاس بجھانے کی بجائے اور بھڑکا جایا کرتے ہیں"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ
الفضل ۵ جون ۱۹۹۰ء صٓ۲ کالم ۱)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں ہوئے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان میں سے کون تباہ ہوا۔ ایک بھی نہیں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مجموعی طور پر دیکھ لو۔ کیونکہ آپؐ جامع کمالات تھے۔ ساری قوم آپؐ کی دشمن ہوگئی اور اس نے قتل کے منصوبے کئے مگر آپؐ کی اللہ تعالیٰ نے وہ تائید کی جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صٓ۱۶۰)

"آجکل مذاہب کی عجیب حالت ہے۔ گھر گھر ایک نیا مذہب بن رہا ہے اور تلاش کرنے والے کے واسطے ایک حیرت کا مقام ہو رہا ہے اور اس وقت طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ واقعی انسان کو نجات دینے والا سچا مذہب کون سا ہے؟ اس کا جواب ہر ایک شخص اپنے اپنے رنگ میں دے گا۔ لیکن اس کا صحیح جواب یہی ہے کہ ہر ایک مذہب میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ اس کے معاملات کیسے ہیں۔ اس کی عظمت جبروت اور خوف کس قدر دل پر غالب ہے۔ انسان شرّ سے طبعاً نفرت کرتا ہے اور جس چیز کے فوائد اور منافع مرکوز خاطر ہو جائیں اس سے طبعاً محبت کرتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ انسان کو رات رہنا ہو اور اس جگہ سانپ ہو تو گوارا نہ کرے گا کہ وہاں رہے۔ یا کسی گاؤں میں طاعون ہو تو طبعاً اس بات سے نفرت کرے گا کہ اس میں داخل ہو۔ فائدہ مند چیز کی طرف رغبت کرتا ہے۔ بُری چیز سے نفرت رکھتا ہے۔ پس جس شخص کے دل میں خدا تعالےٰ کی واقعی عظمت ہو جاوے اور اس کو منافع دینے والا یقین کرلے اور اس کے احکام کی خلاف ورزی میں اپنی ہلاکت پر پورا ایمان قائم کرلے تو پھر باوجود اس نظارہ کے وہ کس طرح خدا تعالےٰ کی خلاف مرضی کر سکے گا"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صٓ۱۶۲)

ہر چیز کو انسان کیلئے مسخّر کیا گیا ہے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند کرے

"ہر چیز اللہ تعالےٰ نے مسخر کی ہوئی ہے اور وہ اللہ تعالےٰ کی اس تسخیر کے نتیجہ میں وہی کام کرتی ہے جس کا اس کا پیدا کرنے والا رب ارادہ کرے۔ اور جس کا وہ فیصلہ کرے اور یہ خادم رب یہ کسی انسان کو کوئی مضرت اور کوئی دُکھ اور کوئی ایذاء نہیں پہنچا سکتے، جب تک کہ اس کا ارادہ دکھ پہنچانے یا ایذاء دینے یا مشقتوں میں ڈالنے کا نہ ہو اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہر چیز کو انسان کے لئے مسخر کیا گیا ہے اور کام پہ لگایا گیا ہے، یہ تمام اشیاء، یہ تمام چیزیں (چھوٹی ہوں یا بڑی)، جن کی حقیقت کو ایک حد تک ہم نے سمجھا اور ان کا علم حاصل کیا ہے یا ان کی وہ طاقتیں اور صفات جو ان میں پوشیدہ ہیں اور ہم پر ظاہر نہیں ہوئیں انسان کی خدمت پہ لگائی گئی ہیں۔ پس اصل ذات اللہ ہی کی ہے جو انسان کی ربوبیت تو کرنا چاہتا ہے اور اس نے یہ حکم بھی جاری کیا ہے کہ اس کی مرضی کے بغیر کسی شخص کی ترقی (روحانی وجسمانی) ہیں اس کی پیدا کردہ کوئی چیز روک نہ بنے۔ لیکن بہت سے ایسے بدقسمت انسان بھی ہوتے ہیں جو اپنے ہی کئے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں اور ہر وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ نے اس کی خدمت پر لگایا ہوتا ہے وہی اس ایذاء کے درپے ہو جاتی ہے وہ اُسے دُکھ پہنچانے لگتی ہے۔ اُسے زندگی اور حیات سے دُور کر دیتی ہے اور اسے نور سے کھینچ کر اندھیروں میں لے جاتی ہے۔ اسے خدا تعالےٰ کی رضا کی جنتوں میں

باقی صٓ۸ پر

درخواست دعا

○ مکرم قاضی طاہر احمد صاحب ابن قاضی محمد رفیق صاحب (لاہور) کا ۲۱ مئی ۱۹۹۰ء کو ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ جس سے ان کی بائیں ٹانگ دو جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔

○ محترمہ امتہ اللطیف بیگم صاحبہ بیوہ مکرم بشیر احمد صاحب سیال گردوں میں انفیکشن اور شوگر کی وجہ سے بہت علیل ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

○ مکرم جاوید اختر دار الیمن وسطی ربوہ ابن مکرم ٹھیکیدار نور احمد صاحب کی پیر کی ہڈی ایک ایکسیڈنٹ کے نتیجے میں ٹوٹ گئی ہے فیصل آباد میں زیرِ علاج ہیں۔

○ مکرم عبد اللطیف صاحب صدر جماعت مکرڈوال علیل ہیں اور ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

○ عزیزہ قدیرہ بی بی بنت مکرم محمد شریف صاحب کارکن نمائش کمیٹی تقریباً دو ہفتہ سے بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ کمزوری بہت ہے۔

○ مکرم محمد شاہد السلام صاحب دار الرحمان کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور ان کے سر میں چوٹ لگی ہے۔

○ مکرم مرزا عبد السمیع صاحب محلہ دار الرحمت وسطی کی آنکھ کا اپریشن راولپنڈی میں ہوا ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح

مکرم نوید احمد صاحب نصیر ابن ڈاکٹر رشید احمد صاحب سلیم معلم وقفِ جدید چک ۳۳ بچیکی ضلع شیخوپورہ کا نکاح عزیزہ امتہ الحئی صاحبہ بنت مکرم عبد الرحمٰن صاحب بھٹہ معلم وقفِ جدید ربوہ کے ساتھ ۱۶۰۰۰/- روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی نے ۱۰ مئی کو پڑھا۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰ احسان ۱۳۶۹ ہش ۱۰ر جون ۱۹۹۰ء

اولڈ ایج ہوم

بچے نے بلاّ گھما کے جو بال کو مارا تو بال سیدھا شیشے میں جا کر لگا اور شیشہ چکنا چور ہو گیا۔ امی کو غصہ تو آیا لیکن یہ سوچ کر کہ بچے کو اس غصہ کا احساس نہ ہو اور اس کا "دل نہ ٹوٹے" امی نے کہا۔ بہت بُرا کیا آپ نے۔ اب آپ اپنے ابوّ کو ٹھیک بتا دیں گے کہ کیا ہوا اور وہ بلا تاخیر دوسرا شیشہ لے آئیں گے۔ بچہ مسکرایا۔ خوش ہو گیا اور اس نے سوچا کہ شیشہ توڑنا تو کوئی بات ہی نہ ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے پھر بال کو گھما کر پھینکا تو وہ دُور بیٹھے دادا جان کے میز پر جا کر ان کی دوات کو لگا اور دوات اُلٹ گئی۔ اور سیاہی پھیل گئی۔ دادا جان وہی پرانی طرز کی کلک سے لکھ رہے تھے۔ انہیں اپنے قلم کو بار بار دوات میں ڈبونا پڑتا تھا۔ دوات کو یوں اُلٹتے دیکھ کر انہوں نے ذرا گھور کر بچے کی طرف دیکھا اور کہا دیکھتے نہیں۔ یہ کیا کر دیا تم نے۔ تم سے کئی دفعہ کہا ہے کہ گھر میں اس طرح نہ کھیلا کرو۔ امی کچن میں تھی۔ اس کے کان میں بچے کے دادا جان کی آواز پڑی تو وہ چونکی۔ پہلے تو اپنے آپ سے کہنے لگی کہ پھر آفت آئی اور پھر بڑے میاں سے مخاطب ہو کے بولی۔ ابا جان ہُوا کیا۔ ایک ذرا سی دوات ہے۔ گر گئی تو کیا ہُوا۔ آپ نے تو بچے کا دل دہلا کے رکھ دیا۔ آپ مجھ سے کہیئے میں آپ کو ایسی دس دواتیں لا دوں گی۔ بچے کا دل تو بڑھ گیا۔ لیکن بڑے میاں کا دل گھٹ گیا۔ اور انہوں نے سوچا کہ اگر میں اپنے پوتے کو اتنا بھی نہیں کہہ سکتا تو یہ زندگی اجیرن نہیں تو اور کیا ہے۔

بچہ اپنے دو تین دوستوں کو لے کر گھر آگیا اور ان کے ساتھ کھیلنے لگا۔ دادا جان یہ برداشت نہ کر سکے اور کہنے لگے۔ آخر یہ کب تک ہوگا۔ تم ہمیشہ مجھے تنگ کرنے کے لئے ایسا کرتے ہو۔ بچے نے سوچا کہ ان کے دوست آتے ہیں تو سارا دن گپ لگتی ہے میرے دوست آئے تو انہیں بُرا لگا۔ ان کے ساتھ رہنا کتنا مشکل ہو گیا ہے اور اس نے امی سے کہا۔ امی جان ہم ان سے الگ نہیں رہ سکتے۔ امی نے سوچنا شروع کر دیا۔ واقعی بڑھے میاں سب کو تنگ کرتے ہیں۔

بڑوں کا قصور ہے یا چھوٹوں کا۔ بڑے چھوٹوں کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ یا چھوٹے بڑوں کے ساتھ۔ ہر گھر کا یہ فیصلہ الگ الگ ہوگا لیکن دونوں چاہیں گے کہ الگ الگ رہیں۔ اور اولڈ ایج ہوم انکا کی پیداوار ہیں۔ چھوٹے اور بڑے خوش خوش رہیں تو دنیا میں کسی جگہ بھی اولڈ ایج ہوم بنانے کی ضرورت نہ پیش آئے۔

میرے دروازے پہ دستک دو، مرے مہماں بنو
آؤ اس اعزاز سے مجھ کو نوازو دوستو
منتظر پاؤ گے میری دوستی کو صبح و شام
اَے مرے پیارو، عزیزو، دلنوازو، دوستو

ابوالاقبال

ہو گیا بیمار کمرہ اس کا چہرہ دیکھ کر
ڈر گیا وہ خود بھی آئینوں کو ڈرتا دیکھ کر

لکھ رہے ہیں لوگ کیا کیا اس حسیں کی شان میں
ہم بھی کچھ لکھیں گے لیکن ناک نقشہ دیکھ کر

شاید اس پر نام لکھّا ہو اسی عیاّر کا
رُک گیا ہوں راہ میں کاغذ کا پُرزہ دیکھ کر

رِس رہا ہے اس کی دیواروں سے یادوں کا لہو
آپ کو تکلیف ہو گی میرا کمرہ دیکھ کر

منجمد، سنگلاخ۔ بے حس، میرے اندر کا پہاڑ
پانی پانی ہو گیا بادل برستا دیکھ کر

رات ہم نے احتیاطاً اپنے مٹّی کے حصار
اور اونچے کر لئے پانی کو چڑھتا دیکھ کر

رات کے عفریت دیواروں کے اندر چھپ گئے
شہر زندہ ہو گیا سورج نکلتا دیکھ کر

یہ کمالِ قرب تھا یا اپنے منصب کا شعور
ریت بھی چلنے لگی دریا کو چلتا دیکھ کر

ہر طرف آنکھیں ہی آنکھیں جیتی جلتی جاگتی
ڈر گیا وہ شوخ بھی آنکھوں کا پہرہ دیکھکر

اپنے بنجر ہاتھ پر اتنے نہ گُل بوٹے بنا
تو کہیں قائل نہ ہو جائے تماشا دیکھ کر

ہو چکا ہوں ٹُوٹ کر تقسیم اِک انبوہ میں
لوگ تنہا جانتے ہیں مجھ کو تنہا دیکھ کر

پھر حسینؑ ابنِ علیؑ پہنچے سرِ نہرِ فرات
پھر خدا نیچے اُتر آیا نظارہ دیکھ کر

پھر وہی اخبار کی سولی ہے اور مضطرؔ ہوں میں
پھر مجھے خبروں نے آ گھیرا اکیلا دیکھ کر

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون ر سین

اسرائیلی دہشت گردی اور سیکیورٹی کونسل

غازہ پٹی اور مغربی کنارے میں جو گذشتہ ڈھائی سال سے احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں (یہ مظاہرے ستمبر ۱۹۸۷ء میں شروع ہوئے تھے) اب انہیں مزید شدت اختیار کرنے کی تلقین کی جارہی ہے۔ گذشتہ روز (۲۰ مئی) ایک اسرائیلی فوجی نے ۷ مزدوروں کو گولی کا نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا۔ اور اس کے نتیجہ میں پی۔ایل۔او (تنظیم آزادی فلسطین) جس کا ان مظاہروں سے بہت قریبی تعلق ہے نے مطالبہ کیا ہے کہ ان علاقوں کے حالات کا جائزہ لینے کیلئے اقوام متحدہ کے فوجی دستے وہاں متعین کئے جانے چاہئیں۔ ان سات فلسطینیوں کی ہلاکت کے بعد احتجاجی مظاہروں میں خاصی شدت آگئی ہے۔ تحت الارض گروہ جو ان احتجاجی مظاہروں کی معاونت کرتا ہے نے اپنے ایک حالیہ بلیٹن میں ان لوگوں کو تلقین کی ہے کہ وہ مظاہروں میں شدت پیدا کریں۔ یہ بلیٹن اس گروہ کی ۵۷ ویں بلیٹن ہے اس میں کہا گیا ہے کہ انتھک کوشش جاری رہنی چاہیئے اور ہر لمحہ اس میں شدت کا لایا جانا ایک لازمی امر ہے۔ پی۔ایل۔او جس کا خارج از ریاست ایک ہیڈ کوارٹر ہے نے اپنے تمام سفارت کاروں اور اہل کاروں سے کہا ہے کہ وہ فلسطینیوں کے ساتھ اپنے اتحادی جذبے کے اظہار کے لئے بھوک ہڑتال کا انتظام کریں اس قسم کا گشتی مراسلہ تمام متعلقہ دفاتر کو بھیج دیا گیا ہے۔ اس سے قبل فلسطین کے بارہ قومی راہنما بھوک ہڑتال کر رہے ہیں اور یہ بھوک ہڑتال عالمی ریڈ کراس کے یروشلم کے دفتر کے سامنے فلسطینیوں کی ہلاکت کے سلسلے میں کی جارہی ہے۔

۳۰ مزید فلسطینیوں نے بھوک ہڑتال کرنے والوں میں اپنے آپ کو شامل کر لیا ہے۔ اور غازہ پٹی کے اندر بھی بھوک ہڑتال کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اسرائیلی حکومت نے ان سات فلسطینیوں کی ہلاکت پر افسوس کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ جس شخص نے یہ ناپسندیدہ حرکت کی ہے اس کا دماغی توازن درست نہیں ہے۔ ادھر کہا جاتا ہے کہ پی۔ایل۔او۔ امریکہ سے بہت حد تک اسی سلسلے میں مایوس ہو چکا ہے کہ مشرق وسطی میں امن کے لئے کوششیں جاری رکھی جائیں۔ پی۔ایل۔او۔ کا کہنا ہے کہ اب وہ اپنے اس مقصد کے حصول کے لئے کوئی اور راستہ اختیار کریں گے۔ یہ بات پی۔ ایل۔او۔ کے چیئرمین نے بغداد میں کہی۔

عبداللہ جو کہ فلسطینی تنظیم آزادی کے ایک ۱۵ رکنی ایگزیکٹو کمیٹی کے آزاد رکن ہیں نے بتایا ہے کہ گذشتہ ۱۸ ماہ میں پی۔ایل۔او پیچھے کی طرف مڑ گئی ہے۔ اور اب وہ ایسا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ اس بات سے پہلے وہ امریکہ کی انتظامیہ کی ہر بات اس لئے مانتی چلی جا رہی تھی کہ شاید مشرق وسطی میں امن کے سلسلے میں کی جانے والی کوششوں کا کوئی نتیجہ نکل سکے۔ لیکن اب یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ امریکہ اس معاملے میں زیادہ سنجیدہ نہیں ہے۔ اس لئے اب تنظیم آزادی فلسطین امریکہ کی اسطرح باتیں ماننے کے لئے تیار نہیں جس طرح پہلے تھی۔ امریکہ کے اس رویے کی بنا پر اب اسرائیلی/فلسطینی گفتگو کے امکانات کم ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی طرف رجوع کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ اور اسی کونسل کے جو مستقل ممبر ہیں ان سے رابطہ کیا جانا چاہیئے۔ جینوا میں اس معاملے پر اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کے اجلاس منعقد کئے جا رہے ہیں اس موقع پر یاسر عرفات نے اس بات کا تقاضہ کیا کہ اسرائیل کے مقبوضہ علاقوں میں اقوام متحدہ کے نگران متعین کئے جانے چاہئیں۔

جرمنی کے ولی برانڈٹ

مغربی جرمنی کے سابق چانسلر ولی برانڈٹ جنہیں امن کا نوبل انعام مل چکا ہے۔ گذشتہ دنوں پاکستان آئے ہوئے تھے۔ وہ کشمیر کے حالات کے متعلق واقفیت حاصل کرنا چاہتے تھے چنانچہ انہوں نے یہاں سے روانگی پر کہا کہ اب وہ کشمیر کے مسئلے کو پہلے سے بہت بہتر طریق پر سمجھتے ہیں۔ لیکن انہوں نے اپنے کسی خیال کے اظہار سے گریز کیا اور کہا کہ جب تک اس جھگڑے کی دوسری پارٹی سے بات نہیں کر لیتے وہ اپنے کسی خیال کا اظہار کرنا مناسب نہیں سمجھتے ولی برانڈٹ ۸۹ رکنی انٹرنیشنل آرگنائزیشن کے چیئرمین ہیں اور پاکستانی حکام کا یہ خیال تھا کہ وہ اس سلسلے میں پاکستان کی کوئی مدد کریں گے۔ اپنے آپ کو ثالثی کیلئے پیش کریں گے۔ لیکن سابق چانسلر نے اپنی پریس کانفرنس میں کہا کہ وہ ثالثی کیلئے نہ آئے ہیں اور نہ کسی وقت تیار ہوں گے انہوں نے کہا ثالثی تو نہیں لیکن کسی نہ کسی رنگ میں اپنی خدمات ضرور پیش کروں گا اسی سلسلے میں قاہرہ میں سوشلسٹ انٹرنیشنل نے ۲۲-۲۳ مئی کو ایک قرارداد بھی منظور کی تھی۔ اس قرارداد میں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں حالات خراب سے خراب تر ہو رہے ہیں اور جنگ قریب سے قریب تر آ رہی ہے اور کہا گیا کہ دونوں ملکوں کو چاہیئے کہ وہ حالات کو مزید خراب ہونے سے بچائیں اور اپنی فوجوں کو امن کے لئے استعمال کریں اور آپس میں گفت وشنید کے ذریعہ مقبوضہ کشمیر کا فیصلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق اور اسی طرح شملہ معاہدہ کیمطابق حل کیا جائے۔ پاکستان نے ولی برانڈٹ کو نشان قائد اعظم پیش کیا۔ جو اس بات کا اعتراف تھا کہ انہوں نے پاکستان اور جرمنی کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے بہت اہم خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور اسی طرح شمال اور جنوب کی آپس میں گفت وشنید کے سلسلے میں مدد کی ہے اس گفت وشنید کا اثر تیسری دنیا پر پڑے گا۔ انہوں نے کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے صرف اتنا کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں اخلاقی امور کا بہت زیادہ دخل ہے۔ اور جب میں ہندوستان کے وزیر اعظم اور دیگر رہنماؤں سے ملوں گا تو مجھے پاکستانی نظریے سے خوب آگاہی ہو گی اور میں ان سے بہتر طریق پر بات کر سکوں گا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا اس بات کا خطرہ تو نہیں کہ ان حالات کی وجہ سے صنعتی ممالک اور خاص طور پر جرمنی اپنی مدد سے ہاتھ کھینچ تو نہیں لے گا خاص طور پر اس لئے بھی کہ اب مشرقی یورپ میں جو حالات پیدا ہو رہے ہیں وہاں اس مدد کی شدید ضرورت ہے۔ انہوں نے اس خیال کی تردید کی۔ ولی برانڈٹ نے ۱۹۶۰ء کے دہاکے میں یہ کوشش شروع کی تھی کہ سوشلسٹ دنیا کے ساتھ تعلقات بڑھانے چاہئیں۔ اور یہ بھی کہا تھا کہ وہ اپنی پالیسی کے لئے خود ہی جج کا کردار ادا نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ ہر قسم کے خیالات سامنے آنے چاہیئں اور ٹھنڈے دل سے ان پر غور کیا جانا چاہیئے۔ پاکستان کے بعد آپ نے ہندوستان کے رہنماؤں سے گفتگو کی اور وہاں بھی اس خیال کا اظہار کیا کہ وہ ثالثی کرنے نہیں آئے

جنوبی افریقہ — نئی مشکلات

جنوبی افریقہ کے قومی رہنما نیلسن منڈیلا نے فرانس کی نیوز ایجنسی کو بتایا کہ وہاں جو حالات پیدا ہو رہے ہیں خاص طور پر گذشتہ چند ہفتوں سے ان کی وجہ سے اس بات کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ نئی دستوری کوششوں کے سلسلے میں گفت وشنید بند ہو جائے۔ وہ حکومت کو اس بات کی یاد دہانی کرانا چاہتے ہیں کہ اگر حالات کو درست نہ کیا گیا اور سیاہ فام لوگوں پر پہلا سا تشدد جاری رہا تو نئے دستور کے سلسلے میں کوئی مزید گفتگو نہ ہو سکے گی۔

اورنج فری سٹیٹ کے تھیبانگ (THABONG) کے شہر میں پولیس اور شہریوں کے تصادم کے نتیجے میں ۱۱ افراد ہلاک ہو گئے۔ نیلسن منڈیلا نے ایسے واقعات پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ امن کی طرف قدم اٹھانے والی بات نہیں ہے۔ کیپ ٹاؤن میں گذشتہ دنوں افریقن نیشنل کانگریس اور حکومت کے درمیان یہ معاہدہ ہوا تھا کہ گفت وشنید کو امن کی فضا میں جاری رکھتے ہوئے تمام معاملات حل کئے جائیں گے۔ نیلسن منڈیلا نے کہا کہ ہمیں سب سے زیادہ امن کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ارادوں اور حکومت کے ارادوں میں بہت بڑا تضاد دکھائی دیتا ہے۔ اگرچہ الفاظ کے لحاظ سے دونوں ایک ہی بات کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ افریقن نیشنل کانگریس ہرگز اس بات کے لئے تیار نہیں ہے کہ وہ مسلح جدوجہد کو ترک کردے۔ یہ ان کا بنیادی حق ہے اور وہ کبھی اس سے دستبردار نہیں ہوں گے۔

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

نیویارک — امریکہ کا اخبار احمدیہ

امریکہ میں جماعت احمدیہ کے مربی انچارج تو محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ہیں نیویارک حلقے کا چارج مکرم انعام الحق صاحب کوثر کے پاس ہے اور نیویارک کا حلقہ اخبار احمدیہ شائع کرتا ہے جس کے مدیر کریم احمد شریف ہیں۔ اُردو حصّہ کو کریم صاحب ایڈیٹ کرتے ہیں اور انگریزی حصّہ رفیع احمد صاحب۔ اس کا ماہ جنوری ۱۹۹۰ء کا شمارہ اسوقت ہمارے سامنے ہے۔ یہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ اُردو اور انگریزی اُردو حصّے میں سال نو کی مبارکباد دینے کے بعد ماہ دسمبر کی اہم جھلکیاں پیش کی گئی ہیں۔ اور سب سے پہلے تین دسمبر کو یوم صحت منائے جانے کا ذکر ہے

یہ یوم صحت بیت الظفر میں منایا گیا۔ اور تقریباً ۷۰ افراد نے اس روز اپنا خون ٹیسٹ کروایا۔ جن کی رپورٹ ان تک پہنچائی گئی۔ اسی طرح تمام احباب کا طبّی معائنہ کیا گیا اور خصوصی مشورے کیلئے امراضِ دل نظام انہضام۔ زنانہ امراض اور دانتوں کے امراض کے ماہرین موجود تھے۔ ڈاکٹر حضرات نے تمام احباب کا معائنہ کرنے کے بعد اس رائے کا اظہار کیا کہ افرادِ جماعت احمدیہ کی صحت مجموعی طور پر اوسط درجہ سے بہتر ہے۔ خون کی رپورٹ کے مطابق کچھ خواتین میں خون کی کمی پائی جاتی ہے اور کچھ احباب میں کیلسٹرول کی زیادتی ہے۔ ایک ۲۳ سالہ نوجوان کو خون کے دباؤ کی تشخیص کی گئی اور اسطرح اس مبارک تقریب کی وجہ سے ان تمام احباب کو طبّی مشورہ دیا گیا۔ یہ پروگرام صبح ۹ بجے شروع ہوا اور شام تین بجے ختم ہوا اس دوران دوستوں کے ناشتے اور دوپہر کے طعام کا بھی انتظام تھا۔ جن ڈاکٹر حضرات نے اپنی خدمات پیش کیں ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

۱:۔ ڈاکٹر میر مبارک احمد صاحب
۲:۔ ڈاکٹر شاہد احمد صاحب
۳:۔ ڈاکٹر عبدالحکیم ناصر صاحب
۴:۔ ڈاکٹر منیر نذیر صاحب
۵:۔ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب
۶:۔ ڈاکٹر شاہد محمود صاحب
۷:۔ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب
۸:۔ ڈاکٹر بشیر الرحمان صاحب

جہاں تک خون کے ٹیسٹ کے انتظام کا تعلق ہے۔ ڈاکٹر شاہد محمود کی خصوصی خدمات سے فائدہ اٹھایا گیا۔ ان کی مدد کے لئے مکرم عبدالرزاق قریشی صاحب اور ڈاکٹر صلاح الدین صاحب بھی ان کے ساتھ موجود تھے۔ اسی پروگرام کے دوسرے حصّے میں مختلف طبّی موضوعات پر تقاریر کا انتظام تھا۔ اور مختلف امراض پر ماہرین نے تقاریر کیں اور احباب کے سوالوں کے جواب دیئے۔ مکرم ڈاکٹر میر مبارک احمد صاحب نے "ہمارا مذہب اور صحت" کے موضوع پر تقریر کی اسی طرح مکرم زندہ محمود باجوہ صاحب نے "ہیلتھ انشورنس" کے بارے میں لوگوں کو معلومات فراہم کیں۔ اس سارے پروگرام کا انتظام مکرم عبدالسلام جمیل صاحب نے کیا تھا۔ احباب نے اس پروگرام کو بہت پسند کیا اور پسندیدگی کی خاص وجہ یہ بھی تھی کہ ان کی صحت کے متعلق نہایت مفید مشورے دیئے گئے۔ اب نیویارک کے حلقے کا خیال ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ان کا ارادہ ہے کہ یہ پروگرام ہر سال باقاعدگی کے ساتھ کیا جائے۔

سٹڈی سرکل جو ۹ر دسمبر کو منعقد کیا گیا۔ اس کا موضوع "منشیات اور ہمارے مذہب میں اس کا حل" تھا۔ اس موقع پر مکرم ڈاکٹر شاہد احمد صاحب نے تقریر کی اور مکرم مبارک جمیل صاحب سے دینی نقطۂ نگاہ پیش کرنے میں ان کو مدد دی۔ یہاں بھی پروگرام کا دوسرا حصّہ سوال و جواب پر مشتمل تھا۔ اس پروگرام میں چار غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی اسکا مقامی اخباروں میں اعلان کیا جاتا رہا ہے اور آئندہ بھی اس پروگرام کا اعلان اخباروں میں کیا جائے گا۔ آئندہ پروگرام فروری میں ہوگا۔ جس کا موضوع ہے۔ "ہمارا مذہب اور انسانی حقوق" مجلس انصار اللہ نے اپنا اجلاس ۱۰ر دسمبر کو بیت الظفر میں منعقد کیا اس موقع پر مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب کو الوداعیہ دیا گیا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ جماعت کے کاموں میں بڑے شوق کے ساتھ رضاکارانہ خدمات پیش کرتے رہے ہیں اب آپ نیویارک سے جا رہے تھے اور ان کو الوداع کہنے کیلئے یہ پروگرام مرتب کیا گیا تھا۔ اس اجلاس میں ان کے لئے دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ہر آن ان کا حامی و ناصر ہو۔

۱۰ر دسمبر کو ہی بیت الظفر میں لجنہ اماء اللہ نے بھی اپنا اجلاس منعقد کیا۔ جس کی صدارت مکرمہ بشریٰ بٹ صاحبہ قائم مقام صدر لجنہ نے کی۔

اخبار احمدیہ کے اس شمارے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نیویارک جماعت نے حضرت امام جماعت کی رویاء مبارکہ کی تکمیل میں ایک صدقہ اور قربانی کا انتظام کیا اس تحریک میں کثیر التعداد احباب نے حصّہ لیا۔ صدقے کی رقم جماعت احمدیہ نیویارک کی طرف سے افریقہ کے ایک ملک کے لئے بھجوائی جا رہی ہے جبکہ قربانی کی رقم سے ایک گائے لے کر ذبح کی گئی اور اس کا گوشت ۱۶ر دسمبر کو پکا کر بیت الظفر میں احباب نے کھایا اس پروگرام میں مکرم مولانا انعام الحق صاحب کوثر مربی نیویارک نے مس لینولا فولانی کو بطور مہمانِ خصوصی مدعو کیا ہوا تھا۔ مس فولانی نے مردوں اور عورتوں میں تقریر کی اور اپنے سیاسی نقطۂ نگاہ کو پیش کیا۔ اجلاس کے اختتام پر یہ بات واضح کر دی گئی کہ یہ نقطۂ نظر مس فولانی کا ذاتی تھا۔ اور احمدیہ جماعت کا اس سے متعلق ہونا ضروری نہیں۔ اگرچہ آزادئ اظہار کے پیش نظر ہر شخص کا نقطۂ نظر سننے کیلئے ہم سب لوگ تیار رہتے ہیں۔

یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ بروکلین میں ایک جلسہ عام کے موقعہ پر مکرم نواز شریف سے گفتگو کا موقعہ ملا اور اسکے بعد وزیرِ اعلیٰ پنجاب کے اعزاز میں دیئے گئے ایک استقبالیہ میں جماعتِ احمدیہ نیویارک کے ایک وفد نے شرکت کی جسمیں مکرم زندہ محمود باجوہ مکرم وحید رشدی مکرم عبدالسلام جمیل اور ڈاکٹر صلاح الدین شامل تھے اس موقع پر بھی وزیرِ اعلیٰ سے گفتگو کا موقعہ ملا۔

جہاں تک دعوت الی اللہ کا تعلق ہے اخبار احمدیہ کے اس شمارے میں یہ بات درج ہے کہ مکرم مربی صاحب کا ایک پروگرام جو تصوف کے بارے میں تھا۔ کیبل ٹی وی پر دکھایا گیا۔ ایک وفد نے مکرم مربی صاحب کی قیادت میں ایک ڈنر میں شرکت کی اور مختلف لوگوں سے تبادلہ خیال کیا۔ جماعت نے جو ہسپانوی زبان میں پوسٹر لگائے تھے جس میں دینِ حق اور قرآن کریم کے ہسپانوی ترجمے کا اشتہار اور تعارف تھا۔ اسکی وجہ سے جماعت کو کئی دوستوں نے ٹیلیفون کئے۔ امریکہ کے ایک کثیر الاشاعت فرانسیسی اخبار جو کہ مانٹریال ہیٹی پیرس اور تمام امریکہ میں بھیجا جاتا ہے میں قرآن کریم کے فرانسیسی ترجمے کا اشتہار دیا گیا اور اس اخبار نے قرآن مجید کے اس ترجمے پر تبصرہ بھی شائع کیا۔

تعلیم و تربیت کے سلسلے میں بتایا گیا ہے کہ نیویارک کے نگران حلقہ جات نے اپنے اپنے حلقے میں نماز باجماعت اور درس کا انتظام شروع کیا ہے۔ یہ پروگرام ہر حلقے میں ہفتے میں ایک دن ایک منتخبہ جگہ پر ہوا کرے گا اور اس میں مربی صاحب اور متعلقہ عہدے دار بھی شرکت کیا کریں گے۔ جیسے پاکستان میں قرآن کریم کی تربیتی کلاسیں لگائی جاتی ہیں اسی طرح وہاں بھی طاہر کلاس لگتی ہے اور اسکے متعلق پہلا سمیسٹر ختم ہونے کی اطلاع دی ہے۔ جب کہ اس سے اگلا سمیسٹر ۷ر جنوری کو شروع کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس کلاس کے لئے محترمہ نگہت احمد اور فہمیدہ شاہ نے بطور ٹیچر اپنی خدمات پیش کیں۔

طاہر سکول کی طرف سے ۲۱ر جنوری کو ایک اجلاس کا انتظام کرنے کا اعلان ہے۔ جسمیں تمام بچوں کے والدین سے شرکت کی درخواست کی گئی ہے۔ تاکہ ان کے ساتھ سکول کو بہتر بنانے پر تبادلہ خیال کیا جاسکے۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات بھی درج کئے گئے ہیں۔ اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی وہ نظم جو الفضل کے صد سالہ جشنِ تشکر نمبر کے لئے حضور نے عنایت فرمائی تھی شامل اشاعت ہے۔

جہاں تک انگریزی حصّے کا تعلق ہے اس کا آغاز نئے سال کے لئے نئے ارادوں سے کیا گیا ہے۔ اور دسمبر میں ہونے والے واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے ان کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ سٹڈی سرکل کا بھی ذکر ہے۔ انصار اللہ اور

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک محمد عبداللہ

حضرت حافظ روشن علی صاحب

(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

حضرت حافظ روشن علی صاحب ایک متبحر عالم اور باکمال حافظ قرآن مجید تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی قوتِ حافظہ سے نوازا تھا۔ آپ کی آواز میں بھی ایک کشش اور نغمگی پائی جاتی تھی کہ آپ کی تلاوت سننے والا مسحور ہو جاتا تھا۔

رمضان المبارک میں آپ بیت الاقصیٰ قادیان میں پورے قرآن کریم کا درس فرماتے اور لوگ مختلف محلہ جات سے بڑے شوق اور بڑی تعداد میں اسمیں شریک ہوتے آپ کے درس القرآن کی ایک خوبی یہ تھی کہ جس طرح آپ قرآن کریم کی آیات کی تلاوت فرماتے اسی روانی سے ان کا اردو ترجمہ بھی کرتے معلوم ہوتا تھا کہ اردو ترجمہ بھی آیات کی طرح حفظ کیا ہوا ہے۔ آپکی قوتِ حافظہ اس غضب کی تھی کہ زمانۂ جاہلیت کے نامور شعراء اور بعد زمانہ اسلام کے شعراء کے ہزاروں اشعار آپ کو زبانی یاد تھے۔

آپ کی طبیعت میں انتہائی سادگی تھی جس کے ساتھ صفائی بھی ملحوظ تھی آپ کی دو صفات بڑی پسندیدہ تھیں جو ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ ایک وقت کی پابندی۔ جامعہ احمدیہ کے زمانہ میں میں نے دیکھا کہ آپ ہمیشہ وقت پر یا چند منٹ پہلے ہی تشریف لاتے۔ اس سے طلباء کو خود بخود وقت پر آنے کی عادت ہوتی ہے۔ آپ کی دوسری پسندیدہ صفت یہ تھی کہ باوجود اتنی بڑی عالمانہ شخصیت کے آپ میں تکبر اور بڑائی نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ انکساری اور فروتنی آپ کی امتیازی عادت تھی۔ ہر شخص سے بڑی نرمی اور خندہ پیشانی سے ملاقات فرماتے۔ آپ کی عالمانہ شخصیت اور جماعت احمدیہ میں قدر و منزلت کا ایک بڑا اہم ثبوت یہ ہے کہ آپ کی وفات پر حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو) نے فرمایا کہ آپ حضرت مولینا عبد الکریم ثانی تھے۔ آپ کی وفات کے وقت حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) قادیان سے باہر تھے۔ آپ نے وہیں پر آپ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی نیز حضور انور نے فرمایا کہ تمام احمدی جماعتیں حضرت حافظ صاحب کی نماز جنازہ پڑھیں اور فرمایا یہ وہ آخری خدمت ہے جو ہم اپنے اس بھائی کی کر سکتے ہیں۔

(ملخّص الفضل ۲۸ جون ۱۹۲۹ء)

حضرت حافظ صاحب کی علمی وسعت اور فضیلت اس قدر تھی کہ جامعہ احمدیہ کے قیام سے قبل جو طلباء مدرسہ احمدیہ سے فارغ ہو کر جماعت کے مربی بننا چاہتے تھے۔ ان کا کورس دو سال کا ہوتا تھا اور حضرت حافظ صاحب اکیلے یہ کورس انہیں کرواتے تھے۔ جماعت احمدیہ کے جن نامور علماء نے اس زمانہ میں یہ تربیتی کورس پورا کیا ان میں

(۱) ـــــ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس۔

(۲) ـــــ حضرت مولانا ابوالعطاءؒ صاحب جالندھری۔

(۳) حضرت مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی اور حضرت مولینا عبد الغفور صاحب شامل ہیں۔ بعد ازاں جب ۱۹۲۸ء میں جامعہ احمدیہ قائم ہو گیا تو پھر آپ اس درسگاہ میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ اس کے قریباً ایک سال بعد ہی آپ کی وفات ہو گئی۔

جامعہ احمدیہ کے مختصر زمانہ میں اس عاجز کو بھی آپ کا طالب علم ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ میرے زمانہ کے بعض دیگر مربیان کرام یہ ہیں محترم شیخ مبارک احمد صاحب، محترم شیخ عبد القادر صاحب محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر۔ محترم چوہدری محمد شریف صاحب (جامعہ احمدیہ) محترم مولانا احمد خان صاحب نسیم اور محترم مولانا محمد سلیم صاحب۔

حضرت حافظ صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) میں جہاں اور بہت سی صفاتِ حمیدہ پائی جاتی تھیں ایک صفت یہ بھی تھی کہ آپ اپنے طلباء کے ساتھ بے تکلف ہوتے تھے۔ ایسی بے تکلفی جسمیں استاذ کا احترام پورے طور پر قائم رہتا تھا۔ اور بعض اوقات آپ بعض طلباء کے ساتھ ایسا مزاح بھی فرماتے جو بڑا شُستہ اور اپنے اندر ایک لطافت لیئے ہوتا۔

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ آپکی رہائش قادیان میں حلقہ بیت المبارک میں تھی جب آپ زیادہ بیمار ہوئے تو آپ کو حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی میں منتقل کر دیا گیا۔ حضرت نواب صاحب کی یہ کوٹھی شہر سے خاصے فاصلہ پر تھی حضرت حافظ صاحب کی اس عاجز پر بھی بہت شفقت تھی اور جب تک آپ شہر میں تھے تو آپ کی عیادت کے لیئے میں روزانہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا لیکن جب آپ حضرت نواب صاحب کی کوٹھی میں رہائش پذیر ہوئے تو کچھ دنوں بعد میری وہاں پر حاضری میں کوتاہی ہوئی اس طرح دس بارہ روز کا وقفہ ہو گیا ایک دن حضرت مولانا مہرالدین صاحب آف لالہ موسیٰ رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ جو میرے قرابت دار تھے قادیان تشریف لائے اور عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو واپسی پر انہوں مجھے فرمایا کہ کہ حضرت حافظ صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) گلہ کرتے تھے کہ کافی دنوں سے عبداللہ مجھے دیکھنے نہیں آیا۔ میں بہت شرمندہ ہوا اور دوسرے ہی دن صبح آٹھ نو بجے کے قریب آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپ اس وقت کوٹھی سے باہر کھلی فضا میں تشریف رکھتے تھے میں نے اپنی اتنے دنوں کی غیر حاضری کی شرمندگی مٹانے کے لیئے ذرا فاصلہ ہی سے سلام کہا اور ساتھ ہی بے تکلفی سے عرض کیا کہ حضرت اب کیا حال چال ہے۔ آپ نے فرمایا آگئے ہو اتنے دنوں بعد۔ وہاں تیمار داری کے لیئے آنے والوں کی خاطر چند کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ آپ نے ایک کرسی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کرسی دو قدم کے فاصلہ پر رکھ دو جس کی میں نے تعمیل کی۔ ازاں بعد آپ اپنی کرسی سے آہستگی کے ساتھ اٹھے اور میرا سہارا لے کر دوسری کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا حال تو میرا یہ ہے اور چال میں نے دوسری کرسی تک آکر تمہیں دکھلا دی ہے۔ اس بیماری میں بھی آپ کے مزاج کا یہ حال تھا۔ اس کے بعد میں قریباً روزانہ ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ اسی بیماری میں جون ۱۹۲۹ء میں آپ کی المناک وفات ہو گئی۔

اے خدا بر تربت او بارشِ رحمت ببار

صوبیدار (ریٹائرڈ) نذر حسین

محترم ملک غلام حسین صاحب

والد محترم ملک غلام حسین صاحب ۱۸۹۶ء میں موضع گھوگھیاٹ ڈاکخانہ میانی ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ ان ایام میں تعلیمی سہولتیں دورِ حاضر کے مقابلہ میں نہ ہونے کے برابر تھیں۔ تعلیمی درس گاہیں دور دور اور کم تعداد میں تھیں اور تعلیمی رجحان بھی بہت کم تھا۔ والد صاحب کا بچپن اس طرح ہی گذرا جس طرح کہ عام دیہاتی لڑکوں کا ہوتا ہے۔ کوئی باقاعدہ تعلیم نہ تھی۔ جب جوان ہوئے تو جنگِ عظیم اوّل کے ایام تھے اور ہمارے ضلع شاہ پور (موجودہ سرگودھا) کے نوجوان اکثر رسالوں میں بھرتی ہوتے تھے۔ والد صاحب بھی ۸ دسمبر ۱۹۱۴ء کو نمبر ۱۸ کنگ جارج اون لانسر (NO. 18 KING GEORGE OWN LANCER) میں بھرتی ہو گئے اور ابتدائی فوجی سکھلائی سیالکوٹ چھاؤنی میں حاصل کی اور فوج ہی میں اردو، انگریزی اور رومن اردو میں کچھ سکھلائی کی اردو اور انگریزی بڑی خوش خطی کے ساتھ لکھ سکتے تھے۔ جنگ کا زمانہ تھا اور ہندوستانی سپاہ اپنے انگریز حاکموں کے ماتحت میدانِ جنگ میں لڑتی تھی اور سمندر پار جرمنوں کے خلاف بھی نبرد آزما رہی۔ والد صاحب کا رسالہ بھی سمندر پار جرمنوں کے خلاف لڑنے کے لئے بھیج دیا گیا۔ اور ۱۹۱۷ء میں والد صاحب ملک فرانس میں پہنچ گئے۔ نمازوں کی ادائیگی بچپن سے ہی تھی گو اس وقت آپ کو احمدیت کی تعلیم اور بانیٔ احمدیت (اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر ہوں) کا علم بھی نہ تھا۔ والد صاحب ملک فرانس موضع بیزوال ضلع سومی (SONMIE) میں جرمنوں کے خلاف جنگ میں شریک تھے ایک خواب کے ذریعے آپ نے احمدیت قبول کی۔ اس خواب کے لعد جو آپ کو ملک فرانس

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طبّ وصحت

اسہال کی بیماری

ایک جائزے کے مطابق پاکستان میں ۵ سال سے کم عمر کے بچے جو فوت ہو جاتے ہیں ان کا ۱/۲ اسہال کی وجہ سے فوت ہوتا ہے۔ پاکستان میں ابھی تک اسہال بچوں کی موت کا نمبر ایک باعث ہے اس جائزے میں کہا گیا ہے کہ اسہال پانچ سال سے کم عمر کے ۷ لاکھ بچے فوت ہوتے ہیں جن میں سے ۲ لاکھ بچے اسہال یا اسہال جیسی دوسری بیماریوں سے ہلاک ہوتے ہیں۔ ان میں سے اکثریت ایسے بچوں کی ہوتی ہے۔ جن میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے اور جب پانی کی کمی کے ساتھ ساتھ اچھی خوراک بھی نہ ملے تو اسہال کی بیماری پیدا ہونے اور بڑھنے کے امکان بڑھ جاتے ہیں۔ نئی ہیلتھ پالیسی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس میں حکومت نے ترجیحی بنیادوں پر اسہال کے خلاف جنگ کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ فیڈرل حکومت کے بجٹ کا ایک خاصا بڑا حصہ اسہال کے علاج اور بعض خطرناک ادویات کے استعمال کے بعد علاج کے لئے خرچ ہوتا ہے بہت سے لوگ جو صحت کے سلسلے میں مختلف جگہوں پر متعین ہوتے ہیں وہ اکثر اوقات ایسی دوائیں استعمال کیلئے دیتے ہیں۔ جن کی بامیعاد گذر چکی ہو یا جنہیں اب موجودہ حالات میں غیر مؤثر سمجھا جاتا ہو۔ ضرورت سے زیادہ انٹی بائیٹک کے استعمال سے دواؤں کے اثرات کم ہو گئے ہیں۔ اور اسی لئے صرف ایسے مریضوں کو یہ دیئے جانے چاہئیں جن میں پانی کی بہت کمی ہو گئی ہو اس ضرورت کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ صحت کے شعبے میں کام کرنے والوں کو چاہئیے کہ وہ والدین کو احتیاطی تدابیر سے واقف کرائیں۔ تاکہ بچوں کے بیمار ہونے کے امکان سے پہلے ہی کسی حد تک ان کا علاج ہو جائے۔ حکومت نے اس سلسلے میں بعض انتظامات کئے ہیں۔ جہاں اسہال کی مرض سے شفایابی کے طریقوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور اس پروگرام کی معاونت کے لئے امریکہ کی انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایجنسی نے بھی ہاتھ بڑھایا ہے۔ یہ ٹیکنیکی اور تعلیمی مواد فراہم کرتے ہیں۔ یہ مواد عالمی تنظیم صحت اور عالمی بچوں کے فنڈ سے دیا جاتا ہے۔ اس پروگرام کے تحت فی الحال دس اسہال بچاؤ سنٹر قائم کئے گئے ہیں۔ جن کو مختلف بڑے ہسپتالوں کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے۔ اس پروگرام میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ماؤں کو اس بات کی تلقین کی جائے کہ وہ انہیں اپنا دودھ پلائیں۔ اسہال کے سلسلے میں یہ سب سے پہلی اور سب سے اہم احتیاط ہے۔ جس پر عمل کرنے سے خاصا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس پروگرام کا ہدف یہ ہے کہ سال رواں کے آخر تک ۵ سال سے کم عمر کے بچوں کی اموات کی تعداد کو نصف تک لایا جا سکے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ایسے پروگرام حکومت بناتی ہے۔ اور وہ اپنی استطاعت کے مطابق کوشش کرتی ہے۔ لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ احتیاطی تدابیر مائیں ہی اختیار کر سکتی ہیں۔ اگر ماؤں کو معلوم ہو کہ کیا احتیاطی تدابیر اختیار کرنی ہیں اور وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ انہوں نے اپنے بچے کو بیمار نہیں ہونے دینا تو یقیناً حکومت کے پروگرام بہت حد تک کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر ایک طرف حکومت پروگرام بناتی رہے اور اس پر خاصی رقم خرچ کرتی رہے۔ اور دوسری طرف والدین بچوں کے سلسلے میں پوری احتیاط نہ کریں تو یقیناً مقررہ ہدف حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ خدا کرے کہ ہمارے ملک میں تمام والدین بچوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کر سکیں اور جب بھی اور جس مرض کے لئے بھی احتیاطی تدابیر اختیار کرنا لازمی ہو وہاں احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

بقیہ: ص۵ سے آگے

میں جنگِ عظیم اوّل کے دوران آئی آپ کو جستجو پیدا ہوئی لیکن انہیں زمانہ میں کوئی اور شخصیت ایسی نہ مل سکی جس سے قادیان کے متعلق کچھ تفصیل آپ جان سکتے۔ اسی اثناء میں دورانِ جنگ آپ کو جنگی خدمات انجام دیتے ہوئے بائیں گھٹنے پر گولی لگی اور آپ کچھ عرصہ ہسپتال میں زیرِ علاج رہے۔ اور صحت یاب ہونے کے بعد اپنی جنگی خدمات بجالاتے رہے ۱۹۱۸ء میں جنگ عظیم اوّل ختم ہوئی۔ ہندوستانی سپاہ اپنے ملک واپس ہوئی۔

والد صاحب بھی وطن لوٹے اور بمبئی کے کیمپ میں کچھ دن گذار کر سیدھے قادیان پہنچے اور امامتِ ثانیہ کے بابرکت عہد میں حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر ہوں) کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ والد صاحب کو احمدیت سے عشق تھا۔ ۱۹۲۵ء میں آپ نے وصیت کی اور وصیت کے بارے میں بہت ہی محتاط ہوتے تھے۔ اپنا چندہ باقاعدہ ادا کرتے رہے اور مرتے وقت آپ کے حساب میں کچھ فاضل رقم موجود تھی۔ دفتر وصیت ربوہ میں ذاتی طور پر حاضر ہو کر اپنا حسابِ وصیت چیک کر کے مطمئن ہوتے۔ جلسہ سالانہ پر حاضری تو آپ کا معمول تھا۔ اس کے علاوہ آپ اجتماع انصار اللہ، مجلس مشاورت بلکہ اجتماع خدام الاحمدیہ میں بھی باقاعدہ شامل ہوتے تھے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ کی کتب کا مکمل سیٹ موجود تھا۔ اور تمام کتب آپ باقاعدہ پڑھتے تھے۔ الفضل کے باقاعدہ خریدار تھے اور جماعتِ احمدیہ گھوگھیاٹ کے سیکرٹری مال کے فرائض انجام دیتے رہے۔ میں نے ۱۹۶۳ء میں ربوہ میں مکان بنایا تو آپ کو جلسہ سالانہ کے ایام و دیگر اجتماعات میں شمولیت کے لئے رہائشی سہولت میسر آئی۔ قرآنِ کریم سے آپ کو ایک گونہ عشق تھا۔ ایک سپارہ کی تلاوت آپ کا روزمرہ کا معمول تھا۔ آپ سرگودہا میں میرے چھوٹے بھائی عزیزم ملک عبدالرشید سکواڈرن لیڈر کے ہاں تادمِ مرگ مقیم رہے۔ برادر موصوف ذکر کرتے ہیں کہ والد صاحب صبح کی نماز سے فارغ ہو کر ایک سپارہ قرآنِ کریم ہر روز تلاوت کرتے تھے۔ گو آپ کی صحت آخری ایام میں بہت کمزور ہو گئی تھی اور میں کبھی نہایت عاجزانہ رنگ میں کہتا کہ ایک سپارہ ہر روز پڑھنے سے کمزوری بڑھے گی تو بڑی سختی سے جواب دیتے کہ مجھے تلاوت کلام پاک سے ہرگز منع نہ کیا کرو۔ برادر موصوف کہتے کہ دل ہی دل میں مطمئن ہو جاتا کہ خدا کا فضل ہے والد صاحب کی صحت اچھی ہے۔ سرگودہا ہی کے قیام کے دوران ایک بار آپ نے مجھے خط لکھا کہ میرے نام کی الفضل بند کرا دو کیونکہ میری آنکھوں کی بینائی زائل ہو چکی ہے اور میں اب پڑھنے سے معذور ہوں۔ میں نے حکم کی تعمیل کی اور الفضل بند کرا دی لیکن ایک ماہ بمشکل گذرا تھا کہ ایک اور خط آگیا کہ الفضل جاری کرا دو میری بینائی خدا کے فضل سے بحال ہو چکی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہوا ہے کہ میری دعا قبول ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھے بذریعہ خواب قرآنِ کریم کی ایک خاص آیت تلاوت کرنے کی ہدایت کی ہے جس کی تلاوت سے میری بینائی بحال ہو چکی ہے۔

والد صاحب نے ۸۷ سال عمر پائی اور ۲۹ نومبر ۱۹۸۳ء کو برادرم ملک عبدالرشید کے گھر ہی فوت ہوئے اور برادر موصوف آپ کی میت برائے تدفین ۳۰ نومبر ۱۹۸۳ء کو ربوہ لائے۔ جماعتِ احمدیہ سرگودہا کے بعض احباب بھی ساتھ تھے۔ حضور انور ان دنوں یہاں ہی مقیم تھے۔ والد صاحب کی نمازِ جنازہ بیت المبارک میں حضور انور نے ۳۰ نومبر ۱۹۸۳ء کو بعد از نمازِ ظہر ازراہِ کرم و نوازش پڑھائی اور اس کے بعد قطعہ نمبر ۱۵ بہشتی مقبرہ ربوہ میں والد صاحب کی تدفین ہوئی۔

احباب سے گذارش ہے کہ احباب والد صاحب کی بلندیٔ درجات کی دعا کریں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد در اولاد کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

انہوں نے فریڈرک ڈی کلارک صدر جنوبی افریقہ پر طنز کرتے ہوئے ان کے ۱۸ روزہ ۹ ممالک کے دورے کا ذکر کیا اور کہا کہ اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ یہ دورہ بالکل بے معنی تھا۔

"تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید باتیں

عزیزہ نے عید کے لئے پھولدار کپڑا خریدا۔ دکان دار نے تسلی تو دلائی کہ اس کا رنگ بالکل نہیں اترے گا لیکن جب اس نے گھر آکر کپڑے کو شرنک کرنے کے لئے پانی میں ڈالا تو حیران رہ گئی۔ سارا کپڑا بدنما ہو گیا۔ کچھ پھولوں کے رنگ اترے اور جن پھولوں کے رنگ نہیں اترے تھے۔ ان پر ان رنگوں نے اپنا رنگ جما کر ان کو بدنما کر دیا۔ سارا کپڑا بدنما ہو گیا۔ بات یہ ہے کہ عید کی وجہ سے وہ جلدی میں تھی۔ جلدی جلدی کپڑا شرنک کر لیا جائے۔ جلدی جلدی سی لیا جائے اس کی امی نے دیکھا تو کہنے لگی۔ عزیزہ تمہیں اتنی بھی سمجھ نہیں ہے تم نے مجھے کبھی نہیں دیکھا کہ جب میں پھولدار کپڑے شرنک کرتی ہوں اور مجھے یہ ڈر ہوتا ہے کہ کہیں کسی پھول کا رنگ اتر کر دوسرے پھولوں کو بدنما نہ بنا دے تو میں پانی میں نمک ڈال دیتی ہوں۔ بس پانی میں دو چٹکی نمک ڈال دو۔ اور کپڑے کو شرنک کرنے کے لئے اس میں رکھ دو۔ جن پھولوں کا رنگ اترنا ہے وہ اترتا رہے لیکن دوسرے پھولوں کو وہ کسی صورت میں بھی بدنما نہیں کرے گا۔ عزیزہ حیران رہ گئی۔ کہنے لگی کہ امی میں نے دیکھا تو تھا کہ آپ نمک ڈالتی ہیں لیکن میں تو حیران ہو جایا کرتی تھی کہ یہ کیا بے معنی سی بات ہے۔ کپڑا شرنک کرنے کے لئے پانی میں ڈالا ہے اور ساتھ ہی نمک بھی ڈال دیا۔ لیکن آج مجھے معلوم ہوا کہ دراصل اس طرح نمک ڈالنے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کسی پھول کا رنگ اترے بھی تو باقی پھول بدنما نہیں ہوتے

نورین نے پیاز کاٹا اس کا چھوٹا بھائی فرید پاس ہی بیٹھا تھا۔ دونوں آپس میں پیار کی باتیں کر رہے تھے۔ فرید نے اچانک دیکھا کہ نورین کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ کہنے لگا۔ باجی یہ کیا بات۔ ابھی تو آپ ایک اچھی سی کہانی سنا رہی تھیں۔ اور اب آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے ہیں۔ کہنے لگی۔ بس چپ رہو میری آنکھوں میں درد بھی ہو رہا ہے یہ پیاز کاٹ رہی ہوں تو آنکھوں سے پانی بھی بہتا ہے اور آنکھوں میں چبھن بھی ہوتی ہے۔ ایک تو پتہ نہیں یہ پیاز کھایا کیوں جاتا ہے کاٹنا ہی اتنا مشکل ہے اور کاٹے بغیر اسے ہنڈیا میں ڈال نہیں سکتے۔ اتنے میں نورین کی سہیلی حلیمہ آگئی۔ کہنے لگی بھئی خوب۔ پیاز بھی کاٹ رہی ہو اور رو بھی رہی ہو۔ چھوڑ کیوں نہیں دیتی۔ خیر چھوڑ دوگی کیسے ہنڈیا میں جو ڈالنا ہے کاٹنا تو پڑے گا۔ لیکن میں ایک ترکیب بتاؤں۔ بہت اچھی ترکیب ہے۔ اس سے آنسو نہیں آتے۔ آپ چاہے جتنا مرضی پیاز کاٹیں آنسوؤں کا کہیں نام و نشان نہیں ہوتا۔ بھئی بتاؤ وہ کیا ترکیب ہے میں تو پریشان ہو جاتی ہوں۔ بات یہ ہے کہ پیاز کو پلاسٹک کے بیگ میں رکھ کر فریج میں سبزیوں کے خانے میں رکھ دو تاکہ یہ ٹھنڈا ہو جائے۔ جب یہ فریج میں رکھا ہوا خاصا ٹھنڈا ہو جائے تو پھر اسے کاٹنا شروع کر دو۔ نہ آنکھوں میں چبھن پیدا کرتا ہے نہ آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں۔ نورین ہنسی۔ کہنے لگی کتنی آسان بات ہے اور مجھے معلوم ہی نہیں۔ میرا تو خیال ہے کہ بہت سے لوگوں کو معلوم نہیں ہو گی۔ کیونکہ میں نے اکثر اپنی سہیلیوں کو آنکھوں میں آنسو بھرے پیاز کاٹتے دیکھا ہے۔

بقیہ: ص ۱ سے آگے

لجنہ کے اجلاسات کا بھی، اسی طرح قربانی اور صدقے کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے ایک وفد کی ملاقات کا ذکر بھی انگریزی حصے میں شامل کیا گیا ہے۔ بہت سی باتیں جو اردو حصے میں شامل کی گئی ہیں ان کو انگریزی میں ترجمہ کر کے انگریزی حصے میں پیش کیا گیا ہے ایک خاص چیز جو انگریزی حصے میں انگریزی زبان اور اردو زبان دونوں میں پیش کی گئی ہے وہ ہے ۱۹۹۰ء نیویارک جماعت کا کیلنڈر تاکہ جماعت سارا سال اس بات کے لئے تیار رہے کہ کس وقت کیا ہو گا۔

کام کرنے والوں کے سلسلے میں تمام عہدے داروں کی فہرست دی گئی ہے۔ حلقہ جات کے نگرانوں کے نام دئے گئے ہیں اور جو فرائض خاص طور پر بعض دوستوں یا بہنوں کے نام لگائے گئے ہیں ان کی فہرست بھی شامل کی گئی ہے۔ اخبار احمدیہ ہے تو بالکل مختصر یعنی ۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ افادیت کے لحاظ سے یہ ایک نہایت اہم دستاویز ہے۔ تمام افراد کو دین میں دلچسپی لینے کے لئے ایسی چیزیں نہایت اہم اور کارگر ثابت ہوتی ہیں۔ تمام احباب جو اسکی تدوین اور ترتیب اور اشاعت میں حصہ لیتے ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا فضل نازل کرے اور انہیں بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق دیتا رہے

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
مینیجر

باغبانی

سٹرس فیملی (مالٹا کینوں لیموں وغیرہ) کا پودا لگانے کیلئے موزوں آب و ہوا کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ گرم مرطوب ہوا اس کے لئے بہت مناسب رہتی ہے۔ زیادہ گرمی ہو تو سٹرس فیملی کے پودوں کے پھل گلنے شروع ہو جاتے ہیں اور ان پر داغ دھبے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے انہیں لگاتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کی کاشت ایسی جگہ پر ہو جہاں بلاواسطہ گرم ہوا کا بے روک گذر نہ ہو۔

جن علاقوں میں زیادہ سردی پڑتی ہے وہاں کورا اس پھل کو نقصان پہنچاتا ہے۔ وہاں پر کورے سے بچنے کیلئے احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ باغ کو پانی دے دیا جائے اس طرح کورے کی صورت پیدا نہیں ہوتی اور کم نقصان ہوتا ہے۔ اسی طرح مختلف قسم کا کچرا اور گھاس پھونس اس رخ پر جمع کی جائے جہاں سے ہوا باغ کی طرف چلتی ہے۔ پھر اس کو آگ دکھا دی جائے جس سے دھواں پیدا ہوگا اور باغ میں پھیل جائیگا جو کورے کو روکتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری عبید اللہ خاں صاحب آف بہلولپور ضلع فیصل آباد مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۹۰ء کو بعارضہ قلب مختصر علالت کے بعد فرینکفورٹ میں بعمر ۶۵ سال وفات پا گئے۔ مورخہ یکم جون کو فرینکفورٹ میں مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مربی انچارج نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جرمنی سے ان کے بیٹے مکرم سعید اللہ ہادی صاحب (جو چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب کے بھانجے ہیں) جنازہ لے کر مورخہ ۴ جون ۱۹۹۰ء کو ربوہ پہنچے اور نماز عصر کے بعد بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قطعہ نمبر ۱ قبرستان عام میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔

○ مکرم جلال الدین صاحب امینی ولد سیٹھ محمد الدین صاحب مورخہ ۲۹ اپریل کو بوقت ۳ ۱/۲ بجے ہڈرزفیلڈ U.K میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر تقریباً ۷۰ برس کے قریب تھی۔ مکرم جلال الدین صاحب کا وطن مالوف "بنگہ" ضلع جالندھر تھا۔ پیدائشی احمدی تھے اور احمدیت سے آپ کو بہت لگاؤ بلکہ عشق تھا حلیم الطبع اور سادہ مزاج تھے۔ فرض، نیکی، دیانت اور محنت میں آپ کی صفات نمایاں تھیں امام جماعت سے والہانہ محبت اور احمدیت کے شیدائی تھے۔ آپ نے دو شادیاں کیں تمام اولاد بفضل خدا احمدیت پر گامزن ہے۔ پہلی بیوی میں سے آپ کے تین لڑکے اور چار لڑکیاں بفضل خدا بقید حیات ہیں اور دوسری بیوی میں سے ایک لڑکا اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہو۔

نماز جنازہ ہڈرزفیلڈ کے مربی مکرم عبدالمنان صاحب نے ادا کی اور حضور پر نور نے بھی آپ کی نماز جنازہ غائب لندن میں پڑھائی۔ آپ کی میت آپ کے ورثاء پاکستان لائے اور بیت النور راولپنڈی میں ۴ مئی ۱۹۹۰ء کو نماز جنازہ کے بعد راولپنڈی میں ہی آپ کی تدفین ہوئی۔ مکرم شریف الدین صاحب امینی آپ کے بہنوئی تھے ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ: ص ۳ سے آگے

داخل نہیں ہونے دیتی بلکہ شیطان کے پیچھے اسے لگا دیتی ہے اور جہنم کی طرف اس کا منہ کر دیتی ہے۔ جسمانی دکھ یا تکالیف ہوں یا روحانی طور پر ناکامیاں اور نامرادیاں ہوں یہ سب اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور منشاء اور اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہی ہوتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴، اخاء ۱۳۴۷)

"ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی حالیہ رپورٹ

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے سختی سے اس بات کی تردید کی ہے کہ ان کا رجحان اسلام کے خلاف ہے۔ "ان کے معیار سب کے لئے ایک جیسے ہیں اور اس میں مذہب، نسل، رنگ اور فرقے کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔" یہ تردیدی بیان ایمنسٹی انٹرنیشنل کے سیکرٹری جنرل مسٹر مارٹن نے مسٹر ایچ۔ بی۔ کھوکھر کونسل آف تھرڈ ورلڈ نیوز پیپرز کے صدر کی ایک الزامی چٹھی کے جواب میں دیا ہے۔ مسٹر کھوکھر نے ایمنسٹی انٹرنیشنل سے احتجاج کیا تھا کہ ان کی رپورٹیں مسلمان ممالک اور اسلامی دنیا کے خلاف تعصب کا اظہار کرتی ہیں۔ یہ رپورٹیں جزوی ہوتی ہیں اور غلط نتائج پر مبنی۔ مسٹر کھوکھر نے مثال کے طور پر ایمنسٹی کی اس حالیہ رپورٹ کا حوالہ دیا جو سعودی عرب کے متعلق جاری کی گئی ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کونسل آف تھرڈ ورلڈ نیوز پیپرز کو ایک طویل جواب میں کہا کہ ہم کسی مذہب یا ثقافت کے خلاف نہیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بہت سے قیدی جن کا کیس ہم لڑ رہے ہیں وہ ایسے ہیں کہ انہوں نے اپنے مذہب کے لئے یا اپنی ثقافتی روایات کے لئے تکالیف برداشت کی ہیں۔ اس میں مسلمان مجاہد بھی شامل ہیں جو مختلف ممالک کے قید خانوں میں زیرِ حراست ہیں اور ان کو حراست میں لینے کی سب سے نمایاں وجہ ان کا مذہب ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اس بات کی بھی تردید کی ہے کہ وہ اسرائیل کے زیرِ اثر ہے۔ اپنے موجودہ بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے ایمنسٹی نے کہا ہے کہ ہم نے اسرائیلی حکومت کی کارروائیوں کا تجزیہ کرتے ہوئے اس کی مذمت کی ہے۔ جس طرح وہ لوگوں کو حراست میں لیتی ہے اور پابند کر دیتی ہے۔ جس طرح آنسو گیس کا غلط استعمال کیا جاتا ہے اور جس طرح آزادیٔ ضمیر کے مجاہدوں کو قید کیا جاتا ہے اور جس طرح سیاسی مشکوک لوگوں کی پکڑ دھکڑ کی جاتی ہے اور جس طرح ہلاکت کے سامان استعمال کئے جاتے ہیں یہ ساری باتیں ایسی ہیں جن کے خلاف ہم نے بیان جاری کئے۔ مسٹر کھوکھر نے ایمنسٹی انٹرنیشنل پر الزام لگایا تھا کہ وہ زیادہ تر تیسری دنیا کے ممالک کی بات کرتے ہیں اور مغربی دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اس کے جواب میں ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا ہے کہ یہ بات درست نہیں ہے ہم نے امریکہ، برطانیہ اور آسٹریلیا کے خلاف بھی بیانات جاری کئے ہیں۔ اور اسی طرح مغربی یورپ اور جاپان پر بھی اپنی رپورٹیں شائع کی ہیں۔ ایمنسٹی نے اپنے جواب میں یہ بھی کہا ہے کہ ان کی پالیسی کسی صورت بھی نہیں بدلی یہ بالکل غیر جانبدار ادارہ ہے اور دنیا بھر کی تمام حکومتوں سے قطعی طور پر آزاد ہے۔ یہ بھی الزام لگایا گیا تھا کہ پاکستان کے متعلق جو رپورٹ شائع کی گئی ہے اس کے لئے انہیں پاکستانی حکومت کی دعوت ملی تھی اور انہوں نے کچھ رقوم بھی اس کے بدلے میں وصول کی ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا کہ ہم نے خود بے نظیر حکومت سے اس بات کی اجازت چاہی تھی کہ مرکزی اور صوبائی حکام سے بات کر سکیں تاکہ انسانی حقوق کے متعلق مزید کارروائی کا موقعہ ملے۔ روپیہ لینے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایمنسٹی نے کونسل آف تھرڈ ورلڈ نیوز پیپرز سے اس بات میں اتفاق کیا ہے کہ دنیا کے بعض حصوں میں ان کی رپورٹوں کے بعض حصوں کو ناواجب طور پر توڑا مروڑا جاتا ہے اور اس مسخ شدہ صورت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

مسٹر کھوکھر نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ برطانوی پریس میں اسلامی دنیا کے خلاف ہر بات کو تعصب کی بنا پر اچھالا جاتا ہے۔

یہ کافی نہیں کہ آپ نے الفضل کسی سے لے کر پڑھ لیا، آپ خود خریدیں اور پڑھیں۔

خبریں

ملکی خبریں

○ سالانہ اقتصادی جائزے کے مطابق بجٹ کا سالانہ خسارہ ۵۶ ارب روپے ہو گیا ہے۔ اس سال ۱۴ ارب ڈالر کے بیرونی قرضے اور امداد ملی۔ دفاعی اخراجات ۵۲ ارب ۲۲ کروڑ روپے ہو گئے۔ بیرونی ممالک میں مقیم پاکستانیوں نے ایک ارب ۹۸ کروڑ ڈالر بھیجے۔ ملک میں بیروزگاری کی شرح تین فیصد ہے۔

○ سندھ کے بارے میں چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے۔ تاہم فوج سندھ میں حکومت کی حاکمیت بحال کرا دے گی۔ اور فوج ہر صورت حال سے مکمل اتھارٹی اور غیر جانبداری سے نپٹے گی۔ اور چند دن کے اندر مکمل امن بحال کر دیا جائے گا۔

○ وزیرِ اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ میں ایک دوسرا مجیب الرحمٰن پیدا ہو گیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ پاکستان کو کشیدگی ختم کرنے کے لئے بھارتی تجاویز موصول ہو گئی ہیں۔ پاکستان کی طرف سے ان پر غور کیا جا رہا ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ بھارت کے مجموعی رویے کا احتیاط سے جائزہ لینا ہو گا۔

○ وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ صدر، وزیرِ اعظم اور فوجی قیادت سب نے سندھ میں گورنر راج ایمرجنسی یا مارشل لاء کے تمام امکانات کو مسترد کر دیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی نے آزاد مسلم کانفرنس کے صدر بیرسٹر سلطان محمود کو آزاد کشمیر کا صدارتی امیدوار نامزد کر دیا ہے۔ اس فیصلے کا اعلان ۲۱ ارکین پر مشتمل ایک پریس کانفرنس میں کیا گیا۔

○ لائبیریا کے دارالحکومت کی طرف بڑھتے ہوئے باغیوں کے رہنما چارلس ٹیلر نے کہا ہے کہ حکومت سے ان کی لڑائی بڑی اندوہناک ہو گی جس سے دارالحکومت تباہ ہو جائے گا۔ لائبیریا کے صدر نے باغیوں کی پیش قدمی روکنے کے لئے بین الاقوامی مداخلت کی اپیل کی ہے۔

○ مصر کی ایک اعلیٰ آئینی عدالت نے مصری پارلیمنٹ کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔

پتہ

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ
فون: گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

معیاری ہومیوپیتھک ....

پوٹنسیاں | مرکبات (پیٹنٹ ادویات) | مدر ٹنکچر | گولیاں | ٹکیاں | ملک شوگر

ادویہ کتب تھوک و پرچون دستیاب ہیں

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
گولبازار ربوہ
فون ۷۷۱ ۶۰۶ ۶۰۷